Md Minhajuddin
Guest Teacher, Department of Urdu.
D. B. COLLEGE, JAYNAGAR
LNMU, DARBHANGA (BIHAR)

اردو کی نثری اصناف

(۲)

افسانوی نثر:

افسانہ:

افسانہ اردو نثر کی وہ صنف ہے جس میں زندگی کے کسی ایک واقعہ یا پہلو یا گوشہ کی خلاقانہ اور فنی پیشکش کی جاتی، گویا ناول اگر زندگی کا احاطہ کرتا ہے تو افسانہ زندگی کے کسی خاص پہلو کی تخلیقی ترجمانی ہے۔افسانہ اردو فکشن کا ایسا روپ ہے جس میں اختصار اور ایجاز بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، وحدت تاثر اس کا سب سے اہم وصف ہے۔سید وقار عظیم افسانہ کا تعارف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''افسانہ کہانی میں پہلی مرتبہ وحدت کی اہمیت کا مظہر بنا۔کسی ایک واقعہ، ایک جذبے ایک احساس، ایک تاثر، ایک اصلاحی مقصد، ایک روحانی کیفیت کو اس طرح کہانی میں بیان کرنا کہ وہ دوسری چیزوں سے الگ اور نمایاں ہو کر پڑھنے والے کے جذبات و احساسات پر اثر انداز ہو، افسانہ کی وہ امتیازی خصوصیت ہے جس نے اسے داستان اور ناول سے الگ کیا۔''
>
> (اصناف ادب: تفہیم و تعبیر؛ ص۔۹۱)

چونکہ افسانہ فارسی کا لفظ ہے جس کے معنی لیکن اردو میں افسانہ بھی ناول کی طرح مغرب سے آیا اور انگریزی میں Short Story کے نام سے رائج نثری تخلیق اردو میں افسانہ یا مختصر افسانہ کے نام سے رائج ہوا۔اصطلاحی مفہوم میں افسانہ سے مراد ایک ایسی کہانی جو کم سے کم وقت میں پڑھی جائے، یہ انسانی زندگی کے کسی ایک واقعہ، گوشہ، پہلو، زاویہ، رویہ یا جذبہ کا اظہار ہے تاہم ایک مرکزی خیال کے تحت اس کا مکمل ہونا اور انجام ضروری ہے۔اختصار افسانہ کے لئے بنیادی شرط ہے، بقول

قاضی عبدالستار ''چاول کے دانے پر قل ھواللہ لکھنے کا فن ہے افسانہ لکھنا''۔ داستان اور ناول کے برعکس افسانہ زندگی کے کسی ایک خاص رخ یا پہلو کا آئینہ دار ہوتا ہے، اس میں داستانوں یا ناولوں کی طرح قصہ در قصہ کی طوالت نہیں ہوتی بلکہ ایک ہی واقعہ کے رخ یا قصے کے ایک ہی پہلو کو اجمال کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ داستان یا ناول کا کینوس بڑا ہوتا ہے، اس لئے اس میں ایک مرکزی کردار اور واقعہ کے کئی معاون (ذیلی) کردار اور واقعے ہوتے ہیں مگر افسانہ میں تاثر کی وحدانیت کے ساتھ ساتھ کردار وں کی بھی تعداد محدود ہوتی ہے اور واقعہ کسی ایک پہلو یا گوشے کو منور کرتا ہے۔

افسانے میں سماجی مسائل اور افراد کی ذہنی و جذباتی الجھنوں کی ترجمانی ہوتی ہے۔ انسانی زندگی کے پیچ وخم، ناآسودگی، طبقاتی کشمکش، عدم مساوات، جنسی تفریق، ناانصافی اور استحصال وغیرہ افسانے کے موضوعات ہیں۔ پلاٹ، کردار نگاری، منظر نگاری، مکالمہ نگاری، نقطہ نظر اور وحدت تاثر وغیرہ اس کے اہم اجزا ہیں۔ چونکہ اختصار اور ایجاز افسانہ کے لئے لازمی ہے اس لئے پلاٹ کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

اردو میں پہلا افسانہ کون ہے اس میں اختلاف پایا جاتا ہے، ایک عرصہ تک منشی پریم چند کو اردو کا پہلا افسانہ نگار اور ان کی کہانی ''دنیا کا سب سے انمول رتن'' (مطبوعہ ۱۹۰۷) کو اردو کا پہلا افسانہ قرار دیا جاتا رہا ہے۔ بعد میں سجاد حیدر یلدرم کی کہانی ''نشے کی پہلی ترنگ'' (مطبوعہ ۱۹۰۰) کو اردو کا پہلا افسانہ کہا جانے لگا لیکن محققین نے اس افسانہ کو ترکی افسانہ کا ترجمہ ثابت کیا اور ثابت کیا کہ یہ یلدرم کی طبع زاد تخلیق نہیں ہوئی۔ اس لئے ۱۹۰۳ء میں رسالہ 'مخزن' میں شائع راشد الخیری کا افسانہ ''نصیر اور خدیجہ'' کو اردو کا پہلا افسانہ مانا جاتا ہے۔ (بحوالہ ''اردو افسانے کا ارتقا'')

ڈراما:

ڈراما یونانی لفظ 'Drau' سے مشتق ہے جس کے معنی کرنا یا دکھانا کے ہیں، اس طرح ڈراما کسی کہانی کو کر کے دکھانے یا عملاً پیش کرنے کا نام ہے۔ ڈراما قصے یا واقعے کو اداکاروں کے ذریعہ ناظرین کے روبرو عملاً پیش کرنے کا نام ہے۔ بقول ڈاکٹر عشرت رحمانی:

> ''فنی اصطلاح میں ڈراما کا اطلاق اس صنف ادب پر ہوتا ہے جس کے الفاظ میں گفتار کی متحرک قوت اور کردار میں عمل اور ارادہ کی کیفیت موجود ہو۔'' (اردو ڈراما کا ارتقا؛ ص۔۱۳)

ڈراما وہ صنف نثر ہے جس میں کہانی کو اسٹیج پر ناظرین کے سامنے عملاً پیش کیا جا سکتا ہو، ہر کہانی ڈرامہ نہیں ہو سکتی، ڈرامہ کے لئے اسٹیج کا تصور لازمی ہے، چونکہ اسے ناظرین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اس لئے چاہے کہانی ہو یا کردار یا کرداروں کے مکالمے اختصار کے ساتھ جامع بھی ہوں۔ تصادم اور کشمکش ڈرامے کے لازمی عنصر قرار دیا گیا ہے۔ ڈراما میں جذبات کے اتار چڑھاؤ اور واقعات زندگی کو صورتحال کے مطابق، کرداروں کے توسط سے پیش کیا جاتا ہے۔ کرداروں کے حرکات وسکنات، مکالموں کی ادائیگی، لباس اور روشنی وغیرہ ڈراما کو دلچسپ بناتی ہیں۔ سماجی اقدار، تاریخی واقعات، تہذیبی روایات، انسانی جذبات و احساسات کی ترجمانی اور فرد و سماج کی کشمکش وغیرہ ڈراما کے موضوعات ہیں۔ ناول اور افسانے کی طرح ڈرامہ میں بھی پلاٹ، کردار نگاری، مکالمہ نگاری، جزیات نگاری، مرکزی خیال جیسے اجزا ہوتے ہیں مگر قصے کی عملی پیشکش اسے دوسری نثری اصناف سے ممیّز کرتی ہے۔ اسٹیج اور اس کی آرائش، موسیقی اور روشنی، ناظرین اور سامعین کا تصور بھی ڈراما کی تخلیق کے اہم اجزا ہیں۔

بنیادی طور ڈراما دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ٹریجڈی یا المیہ (۲) کامیڈی یا طربیہ۔ مگر جدید ڈراما نگاری میں موضوعات اور پیشکش کی وسعت کے زیر نظر میلوڈراما، ڈریم، فارس، اوپیرا، ریڈیائی ڈراما، نکر ناٹک وغیرہ بھی ڈراما کے اہم اقسام ہیں۔ یوں تو ڈرامہ ادب کی قدیم صنف ہے مگر اردو میں اس کا رواج دیر سے ہوا۔ اردو میں ڈراما کی ابتدا ۱۸۴۴ء سے ۱۸۵۵ء کے دوران لکھنؤ کے نواب واجد علی شاہ کی ڈرامائی پیشکش اور امانت لکھنوی کی اندر سبھاؤں سے لکھنؤ میں ہوئی، اس طرح واجد علی شاہ کا ڈراما ''رادھا کنہیا'' اردو کا پہلا ڈراما قرار پایا۔ اردو ڈراما کو ایک نئی اونچائی پر پہنچانے والے آغا حشر کاشمیری (۱۸۸۹۔۱۹۳۵) کو اردو ڈرامہ کا شکسپیر کہا جاتا ہے۔

ناولٹ:

امریکہ میں جو مختصر ناول لکھے گئے ان کے لئے ''ناولٹ لفظ کا استعمال کیا گیا۔ اردو میں طویل افسانے سے طویل اوت ناول سے مختصر صنف نثر کو ناولٹ کہا جاتا ہے جس نے ناول کی ہی طرح مغربی ادب سے اردو میں رواج پایا۔ سید وضاحت حسین رضوی نے ناولٹ کی تعریف اس طرح کی ہے:

> ''ناولٹ زندگی یا سماج کے کسی اہم مسئلہ اور اس کے خاص پہلوؤں کا مختصراً جائزہ لیتا ہے، جس کی اپنی الگ تنظیم ہوتی ہے، جو ناول سے قدرے مختصر مگر طویل افسانہ سے زیادہ طویل اور تفصیلی ہوتا

ہے۔''   (اردو ناولٹ کا تحقیقی وتنقیدی تجزیہ؛ص۔۲۶۰)

ناولٹ کا موضوع انسان کی پوری زندگی نہیں ہوتی بلکہ زندگی کے کچھ خاص پہلوؤں کی پیشکش ناولٹ میں ہوتی ہے۔ ناول کی طرح ہی ناولٹ کے اجزائے ترکیبی ہوتے ہیں جن میں قصہ، پلاٹ، کردار نگاری، مکالمہ نگاری، منظر نگاری، اغراض و مقاصد یا نقطہ نظر اہم ہیں۔

۳۔افسانچہ:

افسانہ کی مختصر ترین شکل افسانچہ ہے، بدلتے ادبی رجحان اور رویے کے ساتھ افسانے نے بھی اپنا روپ بدلا تو ہیئت کی تبدیلی کے ساتھ افسانہ مختصر ترین افسانہ یا منی افسانہ یا افسانچہ ادب میں رواج پانے لگا، جسے آج ایک صنف کی حیثیت سے تسلیم کرلیا گیا ہے۔کسی موضوع کو کم لفظوں میں بیان کر اس میں کہانی کا اثر پیدا کرنا افسانچہ ہے۔ڈاکٹر ہارون ایوب افسانچہ کی تعریف اس طرح کرتے ہیں:

''افسانچہ کا لازمی جزو اختصار ہے، ایک افسانچہ نگار چند الفاظ اور کچھ جملوں میں وہ بات کہہ جاتا ہے جسے کہنے کے لئے ایک دوسرے افسانہ نگار کو سینکڑوں الفاظ درکار ہوتے ہیں۔لیکن ان جملوں میں زندگی کے صرف ایک مختصر سے حصے پر روشنی پڑتی ہے،اور بہت کچھ باشعور قاری کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے۔''   (ماہنامہ پرواز ادب،نومبر۔دسمبر۱۹۹۷؛ ص۔۳۳)

آج چند الفاظ یا چند جملوں میں حتیٰ کہ ایک جملے میں کسی فلسفۂ حیات یا نقطہ نظر کی موثر انداز میں پیشکش افسانچہ ہے۔

☆☆☆☆☆